(۱) جہری نمازوں میں عورت کیلئے جہر سے قرأت کرنا غیر مستحب ہے۔ بخلاف مرد کے۔ (۲) مرد نماز شروع کرنے کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور عورت کندھوں تک۔ دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وائل بن حجر سے فرمایا اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیك والمرأة تجعل حذاء ثدییھا (طبرانی کبیر) یہ حدیث **ضعیف** و ناقابل اعتبار ہے صاحب "جامع ازہر" اس حدیث کی بابت فرماتے ہیں اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجر من طریق میمونة بنت حجر بن عبد الجبار عن عمتھا ام یحیی بنت عبد الجبار ولم تعرفا وبقیة رجالہ ثقات انتھے اور چونکہ رفع یدین کی حد میں فرق کرنے کی حدیث ضعیف و ناقابل استدلال ہے اسلئے علامہ شوکانی فرماتے ہیں لم یرد ما یدل علی الفرق بین الرجل والمرءة فی مقدار الرفع وروی عن الحنفیة ان الرجل یرفع الی الاذنین والمرءة الی المنکبین لانہ استر لھا ولا دلیل علی ذلك (نیل الاوطار ص ۲۳/۲) (۳) مرد دونوں ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور عورت سینہ پر یا اس سے نیچے لیکن ناف سے اوپر کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ جن ضعیف غیر صحیح غیر ثابت حدیثوں میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے تھے انکو مردوں پر محمول کردیا اور جن صحیح ثابت محفوظ حدیثوں سے آنحضرت کا سینہ پر ہاتھ باندھنا ثابت ہے انکو عورتوں کے حق میں مخصوص کردیا اسلئے کہ مراعاة الستر اولی من مراعاة السنة۔ فیا للعجب (۴) عورت رکوع میں تھوڑا اور کم جھکے (بلا دلیل؟) بخلاف مرد کے کہ وہ پورے طور پر جھکے اسطرح سے کہ پیٹھ بالکل سیدھی رہے اور سر پشت سے جھکا ہوا نہ ہو نا اونچا ہو بلکہ سر اور پیٹھ دونوں ہموار رہیں۔ (۵) مرد رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر اور ایک دوسرے سے الگ رکھکر گھٹنوں پر ٹیکے اور عورت انگلیونکو ملی ہوئی رکھے مرد کی طرح جدا اور الگ نہ رکھے (۶) عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (ذراع) تک سجدہ میں زمین پر بچھادے (بلا دلیل؟) بخلاف مرد کے کہ وہ زمین سے الگ اور اونچا رکھے (۷) عورت سجدہ میں دونوں بغلوں کو کشادہ نہ ہونے دے یعنی دونوں بازوؤں اور کہنیوں کو پہلو سے ملائے رکھے (بلا دلیل؟) بخلاف مرد کے۔ (۸) عورت سجدہ میں پیٹ کو دونوں رانوں پر رکھدے یعنی اسکا سجدہ بالکل پست ہو اور پیٹ ران سے جدا نہ رکھے بخلاف مرد کے دلیل میں یہ دو حدیث ذکر کرتے ہیں (۱) روی ابوداود فی مراسیلہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلك كالرجل۔ یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت اور دلیل نہیں بن سکتی۔ (۲) اذا سجدت المرأة الصقت بطنھا بفخذھا کاستر ما یکون لھا اخرجہ البیھقی وضعفہ وابن عدی فی الکامل عن ابن عمر مرفوعا۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔

(۹) دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ اولی و ثانیہ میں عورت تورک کرے یعنی دائیں جانب دونوں پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے بخلاف مرد کے کہ وہ ان تینوں جگہوں میں دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔ جن صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف قعدہ اخیر میں یا سلام سے متصل قعدہ میں تورک (دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں دائیں جانب نکالکر بائیں سرین پر بیٹھنا (بخاری) یا دونوں پاؤں دائیں جانب نکالکر بائیں سرین پر بیٹھنا (ابوداؤد) کرتے تھے ان حدیثوں کو مندرجہ ذیل آثار کی وجہ سے عورتوں کے حق میں کردیا گیا۔ عن نافع عن ابن عمر انہ سئل کیف کان النساء یصلین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن (مسند ابوحنیفہ) قال القاری ای یضممن من اعضاءھن بان یتورکن انتھی وعن نافع ان صفیة کانت تصلی وھی متربعة وعن نافع قال کن نساء ابن عمر یتربعن فی الصلوة (مصنف ابن ابی شیبة) معلوم ہوا کہ عورت اور مرد کے بیٹھنے کی ہیئت میں فرق ہے لیکن صحیح بخاری میں ہے کانت ام الدرداء تجلس فی صلوتھا جلسة الرجل وکانت فقیھة۔ یعنی حضرت ام الدرداء کبری صحابیہ یا صغری تابعیہ مردوں کی طرح (قعدہ اولی میں افتراش اور قعدہ اخیر میں تورک) قعدہ کیا کرتی تھیں معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک عورت اور مرد کے ملی نماز کے اندر بیٹھنے کی کیفیت میں فرق نہیں ہے۔ ان کے علاوہ علمائے حنفیہ اور فرق بھی ذکر کرتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان نماز کے احکام میں اوپر ذکر کئے ہوئے فرق کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتے۔ فقط۔